71303 ـ سنگی لگانے کی دوکان کھولنے کا حکم

سوال

کیا میرے لیے سنگی لگانے کی دوکان کھولنا اور لوگوں سے اس کی اجرت لینا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سنگی لگانے والے کی کمائی کے بارہ میں فقھاء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا وہ مکروہ ہے یا کراہت کے بغیر ہی مباح ہے، اور اس میں ان کے اختلاف کا سبب ان احادیث کی فہم میں اختلاف ہے جو اس کے سنگی کی کمائی کی کراہت میں وراد ہیں:

1 ـ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1568).

2 ـ اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

" سب سے بری کمائی فاحشہ عورت کی کمائی، اور کتے کی قیمت اور سنگی لگانے والے کی کمائی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1568).

3 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگانے والے کی کمائی سے منع کیا ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (7635) سنن نسائی حدیث نمبر (4673) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2165) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس کی اجازت کے سلسلہ میں جو احادیث وارد ہیں:

1 ـ انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ابو طیبہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنگی لگائی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایك صاع کھجور دینے کا حکم دیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2102) صحیح مسلم حدیث نمبر (1577).

2 ـ امام بخاری رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور سنگی لگانے والے کو دیا، اور اگر حرام ہوتا تو اسے نہ دیتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2103) یہ الفاظ بخاری کے ہیں.

اور بخاری شریف کی ایك روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ:

" اور سنگی لگانے والے کو اس کی اجرت دی، اور اگر انہیں کراہت کا علم ہوتا تو نہ دیتے "

صحیح بخای حدیث نمبر (2278).

اور مسلم شریف کی روایت کے الفاظ ہیں:

" اور اگر یہ حرام ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہ دیتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1202).

جمہور علماء کرام نے ان احادیث کو جمع کرتے ہوئے نہی والی احادیث کو کراہت پر محمول کیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور سنگی لگانے والے سے اجرت پر سنگی لگوانا جائز ہے، اور اس کی اجرت مباح ہے، ابو الخطاب کا اختیار یہی ہے، اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول بھی یہی ہے، اور امام مالك، امام شافعی، اور ا صحاب الرائے نے بھی یہی کہا ہے.

اور قاضی ابو یعلی حنبلی کہتے ہیں:

سنگی لگانے والی کی مزدوری مباح نہیں، اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اسے کئی ایك مقامات

پر بیان کیا ہے اور کہا ہے:

بغیر کسی سودے اور معاہدے اور شرط کے دیا جائے تو اس کے لیے لینا جائز ہے، اور وہ اسے اپنے جانوروں کے چارہ، اور اپنے غلاموں کے نان و نفقہ میں خرچ کر دے، اس کے لیے خود کھانا جائز نہیں.

اور سنگی لگانے والے کی کمائی کو مکرہ کہنے والوں میں عثمان، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم، اور حسن، اور نخعی شامل ہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے "

اسے مسلم نے روایت کیا اور سنگی لگانے والے کی کمائی کے بارہ میں کہا ہے:

اسے اپنے اونٹ اور غلام کو کھلا دو "

اسے احمد، اور ترمذی نے حدیث نمبر (1277) میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور اس بات کی دلیل کہ یہ حرام نہیں بلکہ مباح ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم کی درج ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور سنگی لگانے والے کو اس کی مزدوری دی، اور اگر انہیں حرام انہیں کا علم ہوتا تو وہ اسے نہ دیتے "

متفق علیہ.

اور ایك روایت کے الفاظ یہ ہیں:

" اگر انہیں علم ہوتا کہ یہ خبث ہے تو وہ اسے نہ دیتے "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سنگی لگانے والے کی کمائی کے متعلق یہ فرمانا:

" اسے اپنے غلام کو کھلا دو "

سنگی لگانے والے کی کمائی کے مباح ہونے کی دلیل ہے؛ کیونکہ جو چیز حرام ہو وہ اپنے غلام کو کھلانا جائز نہیں، کیونکہ غلام بھی آدمی ہیں جو اشیاء اللہ تعالی نے آزاد افراد پر حرام کی ہیں، وہ غلاموں پر بھی حرام ہیں، اور اسے خبیث

کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حرام ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن اور پیاز کو بھی خبیث کا نام دیا ہے، حالانکہ یہ مباح ہیں.

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد شخص کے لیے اسے مکروہ اس لیے گردانا کہ یہ ہنر اور کام بہت ہی چھوٹا ہے، تا کہ آزاد شخص کو اس سے محفوظ رکھا جائے، اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اپنے غلام کو کھلا دے، جو اس کے مباح ہونے کی دلیل ہے، تو اسے کھانے کی نہی کراہت پر محمول کرنا متعین ہوئی، لیکن حرام نہیں " انتہی.

ماخوذ از: المغنی ابن قدامۃ (6 / 133) اختصار اور کمی وبیشی کے ساتھ.

اس بنا پر آپ کے لیے یہ دوکان کھولنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس سلسلہ میں لوگوں سے لی گئی اجرت حرام نہیں ہے.

واللہ اعلم .